جلد ۱۰	بمبئی دوشنبہ ۲۳ شعبان المعظم ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۳ اکتوبر ۱۹۰۵ء	نمبر ۴۰

مقدمۃ الجیش

مخبر اسلام ہوا جلوہ فروز

ہم کو یہ دیکھکر بہت خوشی ہوئی کہ آجکل بمبئی میں ایک اسلامی پرچہ کا اضافہ ہوا ہے۔ اسکا نام مخبر اسلام ہے اور ہفتہ وار ہے گو روزانہ ہے۔ اگرچہ گجراتی میں ہے مگر ضرور غنیمت ہے بہت بمبئی اور اُسکے گرد و نواح میں اسلامی ڈنکا بجانیکے لیے یہی زبان مناسب تھی۔ خدا کرے کہ یہ اخبار اسم بامسمی ثابت ہو۔ ایسا نہو کہ جیسے اودھ نیا پرستون نے اسلام کا نام بدنام کیا ایک [illegible] اخبار [illegible] لارڈ کرزن کو خلیفۃ المسلمین قرار دینا چاہتے اور ایک اسلام [illegible] حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے [illegible] دکھائی کہ حضرت [illegible] دوسری شادی کر لی [illegible] اسلامی [illegible]

پُراسرار موت

گذشتہ شب جمعہ کو گھگھا [illegible] محلہ میں ایک عجیب طریقہ سے واقعہ ہوئی کہ اب تک لوگ حیران ہیں کہ یہ کیا ہو گیا۔ جمعہ کی رات کو تقریباً ایک بجے غل مچا کہ ایک عورت [illegible] سے گر کر مر گئی۔ صبح کو پولیس نے جستجو کی اور [illegible] نے علیحدہ تحقیقات کی۔ مگر افسوس کہ دونوں اس معمے کو حل نکر سکے۔ جوری نے تو یہ طے کیا کہ یہ عورت مکان سے گر کر مری لیکن یہ نہیں ثابت ہوتا کہ کیسے گری۔ اور کسنے گرایا اسکے خاوند کا یہ بیان بھی قابل تسلیم نہیں کہ بارہ بجے رات کے مسماۃ گھر میں پانی پینے کو گئی اور گر پڑی۔ پولیس خدا جانے کیا دیکھ رہی [illegible] بھی بڑا افسوس ہے کہ ایسا صاف معاملہ اور اسکا اظہار [illegible] پہنچ۔ ہم خاص طور پر حضور پولیس کمشنر بہادر کو توجہ دلاتے ہیں کہ بذات خاص اسکی تحقیق کرین [illegible]

یارونکا ٹیسو ہین اڑا

تقسیم بنگالہ کے متعلق بنگالی کیونکر اپنی بہتری کا [illegible] قانون چھانٹے۔ دُہائی تہائی دی۔ واویلا مچائی مگر لارڈ کرزن بہادر کا نادر شاہی حکم نہ ٹلنا تھا نہ ٹلا۔ وہ ہو رہا جو ہونا تھا۔ بعض سرکاری اعلان کا اظہار کر دیا گیا۔ ہمارے تمام بنگالی بھائیون نے دکانیں بند کر کے سوگواری کی رسم ادا کی۔ ندی کے کنارے ہزاروں بنگالیوں نے ہاتھ ملا ملا کر جے کالی ماتا کا نعرہ مارا مگر افسوس ہے کہ کالی ماتا بھی کالا لوگ کی کچھ نہیں سنتی۔ اس اعلان پر پٹنہ کے مسلمانون نے بڑے دھوم دھڑکے سے کرزن جی کا شکریہ ادا کیا۔ خیر یہ تو جو کیا اچھا کیا۔ اب ان کو چاہیے کہ ملکی ترقی کے لیے سودیشی کمیٹی کے شریک ہو جائیں کہ دونوں گھر آباد رہیں۔ ہم اُدھر تمام ہند سے فرد امداد ہر صند [illegible]

اسلامی جلسوں کے شعبدے

ان نامبارک جلسوں میں اگرچہ اونٹ کی کل کی طرح کوئی بات ہی سیدھی نہ تھی تاہم بعض باتیں ایسی بیہودہ اور مذموم تھیں جن سے مسلمانوں کی سخت توہین اور رسوائی عیاں ہو رہی تھی۔ جن کو دیکھ اور سنکر ہر سنجیدہ مسلمان کو ندامت سے سر نگوں ہونا پڑتا تھا۔ ان میں سے ایک ہمارے شریعت پناہ قاضی محمد علی صاحب مرحوم کی صدر بننے کی جان توڑ کوشش تھی۔ قاضی صاحب کی شان کے لایق تو یہ بات تھی کہ مسلمان لوگ کرسی صدارت پر بٹھانے کے لئے اون کی منتیں کرتے اور ایسے التجائیں کرتے۔ نہ یہ کہ خود قاضی صاحب ہر جلسہ میں خواہ مخواہ بھی اپنی فضیلت ثابت کرتے۔ اور صدر بننے کی خواہش اور التجائیں کرتے۔ غالبا قاضی صاحب کو اس قسم کی کوشش کرتے ہوئے اپنے وہ الفاظ یاد نہ تھے جو انھوں نے انجمن احباب کے جلسہ میں فرمائے تھے کہ مجھکو مسلمانوں کے عام جلسے سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم اپنا جلسہ الگ ہی کرینگے۔ زبان سے انکار اور آنکھوں سے اقرار یہ شاید تہذیب قاضیانہ تھی۔ مسلمانوں نے جب صدر بننے کے لئے قاضی صاحب سے کہا تھا تب خواہش ظاہر کی۔ قاضیصاحب جسٹس بدرالدین کے حق میں دعا کریں کہ وہ صدارت سے انکار کرتے تو انکو صدارت نصیب ہوتی۔ اور یہ بھی کتنی لغو حرکت تھی کہ جناب قاضی صاحب نے شوق صدارت کی جوش میں بمبئی کی ایک

معزز مسلمان

کے حق میں ایسے کریہہ الفاظ مسلمانوں کے سامنے کہے کہ شاید کسی گنوار کی زبان پر بھی وہ لفظ بہت مشکل سے آسکتے۔ قاضی صاحب کا یہی قول تھا کہ مجھکو صدر ہونا چاہئے۔ اور میرے مقابلہ میں بمبئی کا کوئی مسلمان صدر ہونے کا استحقاق نہیں رکھتا۔ ہم قاضی صاحب کی یہ منطق بالکل نہیں سمجھے اس لئے کہ ہر کام کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ دینی اور دنیوی۔ دنیوی حیثیت سے جسٹس بدرالدین کے مقابلہ میں قاضی صاحب کا چراغ جل ہی نہیں سکتا۔ جسٹس بدرالدین کی انگریزی قابلیت۔ قانون دانی انشے پردازی کا تجربہ۔ اونکا عالی منصب۔ اونکا گورنمنٹ میں رسوخ۔ اونکا صدر انجمن اسلام ہونا وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب ایسی باتیں تھیں کہ ان میں سے ایک کا بھی قاضی صاحب دعوی نہیں کرسکتے۔ مسلمانوں کے دنیوی امور کے جلسوں میں جسٹس بدرالدین کی صدارت سے جو فروغ اور تعزز حاصل ہو سکتا ہے اوسکا دسواں حصہ بلکہ بیسواں حصہ بھی فروغ اور کسی کی صدارت میں ممکن نہیں۔ جبکہ شہزادہ بہادر کے استقبال کا جلسہ بالکل دنیوی امور سے تعلق رکھتا تھا۔ اس میں قاضی صاحب کو کوئی حق نہ تھا کہ جسٹس بدرالدین کے مقابلہ میں وہ خواہ مخواہ بھی اپنی ٹانگ اڑاتے۔ اب رہا دینی پہلو اوسمیں قاضی صاحب کا استحقاق حق بجانب ہو سکتا ہے مگر وہ بھی اسلامی جلسوں میں جہاں اسلامی

مسایل پر بحث

وگفتگو کا موقع ہو جہاں قرآن وحدیث سے استدلال کی ضرورت ہو جہاں نقلی سنادو کا کام ہو۔ غالبا ہمارے ساتھ شہر کے تمام بڑے بڑے مسلمان اتفاق کرینگے کہ شہر کے علما مثلا مولانا مولوی عبدالودود صاحب قاضی مہدی صاحب یا قاضی جیلانی صاحب بہت زیادہ صدر ہونے کے مستحق ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ اسلامی امور میں جب ضرورت پڑتی ہے تو مسلمان انھی حضرات کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اور انہیں کے فیصلوں کو شرعی فیصلہ سمجھتے ہیں۔ ہمارے شریعت پناہ قاضیصاحب کی طرف نکاح کیلئے لوگ مستعد ہیں لیکن فسخ نکاح یعنے طلاق کے لئے لوگ البتہ رجوع کرتے ہیں۔ مسلمان معذرات سے ناواقف ہوکر مسلمانوں کو ہمارے پاس اتنی جگہ نہیں دلیلوں اور سندوں کے ساتھ ایسی ہیں کہ جنکا شمار نہیں مگر ہمکو قومی لحاظ اور کچھ قاضیصاحب کا پاس کرکے انکا شایع کرنا ابتک مناسب نہیں سمجھا۔ اب رہی یہ بات کہ جسٹس بدرالدین اور قاضی محمد علی صاحب میں زیادہ ہر دلعزیز کون ہے۔ اسکی جانچ کیلئے صرف اتنی بات پر غور کرنا کافی ہے کہ انجمن احباب کے جلسے میں جہاں قاضیصاحبکا صدر ہونا مشہور ہو چکا تھا جناب منتظم صاحب کے انعام پانے والوں سے قطع نظر کیجئے تو صرف تین سو آدمی تھے۔ اور مظفر آباد ہال کے جلسے میں جہاں جسٹس بدرالدین صاحبکا صدر ہونا مشہور ہو گیا تھا قریب ہزار آدمی کا تھا جلسہ میں پہنچ جانے کے بعد لوگوں کو معلوم ہوا کہ جسٹس بدرالدین کی صدر ہونے میں

مسلمان اور سودیشی تحریک

بعض مسلمانوں کا یہ خیال ہے کہ تقسیم بنگالہ سے مسلمانوں کو فائدہ ہوگا اسلیئے کہ تقسیم شدہ صوبہ میں مسلمانوں کی تعداد بنگالیوں سے بہت زیادہ ہو جائیگی اور کثرت تعداد کی وجہ سے مسلمان سرکاری نوکریوں اور عہدوں میں زیادہ حصہ پائینگے اور اسطرح مسلمانوں کی کایا پلٹ ہو جائیگی۔ ہم یہاں تک تو متفق ہیں کہ تقسیم شدہ صوبہ میں مسلمانوں کی تعداد بہت بڑھ جائیگی مگر اسکے ماننے میں تامل ہوتا ہے کہ اس کثرت کی وجہ سے مسلمانوں کو سرکاری عہدے ملیں گے یا اونکی ترقی ہوگی۔ صرف کثرت سے تو فلاح اور ترقی ہوتی نہیں۔ پنجاب کے بعض حصوں میں مسلمانوں کی تعداد ہندوؤں سے زیادہ ہے سندھ میں تو مسلمان بہت ہی زیادہ ہیں۔ پھر وہاں مسلمانوں کو کیا چاند لگ گئے جو اب بنگالہ میں امید کیجا سکتی ہے۔ کثرت تعداد کے ساتھ ساتھ قابلیت اور لیاقت کی بھی ضرورت ہے، اس حساب سے یہاں صرف خدا کا نام ہے۔ پس تقسیم بنگالہ سے جو خوشدلی خوشی مسلمان کر رہے ہیں۔ سراسر عبث ہے۔ مسلمان اگر ایسے ہی غافل رہے اور اپنے سینہ پر کا بیر بھی وہ نہ کھا سکے تو باوجود کثرت کے اوس صوبہ میں بھی بنگالی ہی غالب رہیں گے مگر تقسیم بنگالہ اور شے ہے اور سودیشی تحریک اور شے۔ تقسیم بنگالہ کے متعلق چاہے مسلمانوں کو اختلاف ہو اور اس تقسیم کا جو کچھ اثر ہونا ہوگا ہوگا مگر سودیشی تحریک میں تو مسلمانوں کو ہر طرح شریک ہونا چاہیئے کیونکہ دیسی اشیا کے استعمال سے ملک کی ترقی اور سرسبزی ضرور ہی ہوگی اور یہ ممکن نہیں کہ ہندوستان سرسبز ہو۔ اور مسلمانوں کو ملک کا ثمرہ نہ پہنچے۔ ہندوستان پر

جیسے ہندوؤں کا ویسے ہی مسلمانوں کا

ہندوستان جیسے ہندوؤں کا ملک ویسے ہی مسلمانوں کا مسلمان قریب ہزار برس تک یہیں کے ہو ہو کر ہندوستان میں سلطنت کر چکے ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ مسلمان اپنے ملک اور اپنے وطن کی سرسبزی اور ترقی میں جدوجہد اور سعی بلیغ نہ کریں۔ مانچسٹر کے کپڑے کی درآمد نے قریباً دس لاکھ جولاہوں کو روٹی سے محتاج کر دیا ہے۔ ان دس لاکھ میں زیادہ حصہ مسلمانوں کا ہے اگر دیسی کپڑوں کا رواج ہوا اور ضرور ہوگا امید ہے تو پھر ڈھاکہ کی ململیں۔ بھاگلپور کی ٹسر۔ بنارس کا کمخواب اور مشروع۔ لکھنؤ کی چکن۔ ملتان کی لنگیاں گجرات کے جامہ وار۔ ضرور ہی کثرت سے بننے لگیں گے اور بکنے لگیں گے اور مسلمانوں کو یقینی فائدہ ہوگا۔ بنارس غازیپور اعظمگڈھ کے علاقوں میں لاکھوں نوربافت جو معاش کے لئے پریشان ہیں کام سے لگ جائینگے کندرکش، تارکش، لچکے گوٹہ کناری بنانے والے سلمہ بٹنے والے، زردوز، شال دوز، ساوہ کار، رفوگروں کا روزگار سب کے سب قریب مسلمان ہیں اون کی روزیاں کھل جائیں گی اسکے علاوہ وہ مسلمان جو جنٹلمین بننے کی کوشش میں ولایتی کپڑوں اور چیزوں پر فضول جان کر کے تباہ ہو رہے ہیں۔ وہ کفایت شعاری کی وجہ سے بہت سی تباہیوں اور بربادیوں سے بچ جائیں گے۔ اور کچھ نہ کچھ پس انداز کرتے رہیں گے۔ وہ جنٹلمین شاید نہ بنیں مگر آدمی ضرور بن جائیں گے۔

ہماری رائے میں تو سودیشی تحریک کی شرکت میں مسلمانوں کا نفع ہی نفع ہے جبکہ دیسی ساخت کی اشیا کا جواب ولایتی کے مقابلہ میں بالکل ناچیز سمجھی جاتی ہیں تو کی قدر وقعت دو چند ہو جائیگی

زار روس کی سلطنت سے بیزاری

بیچارہ روس کے اب تیر بچہ ہو چلے ہو کہ اب بھی آنکھیں کھلیں کہ تمام بلاؤں کی جڑ سعدی کا یہ مقولہ کہ شہ رعیت چو بیخ است و سلطان درخت۔ یہ درحقیقت بالکل ٹھیک ٹھیک ہے۔ عرصہ دراز سے ملک برباد سلطنت کے خیر خواہ چلا رہے تھے کہ آئین سلطنت حد سے زیادہ سخت ہیں ان کو نرم کیا جائے اور اپنی رعایا کو خدا کا بندہ سمجھ کے ان کے حقوق کی نگہداشت کیجائے۔ اس واویلا پر زار روس نے کبھی توجہ نہ کی۔ اور ہمیشہ یہی خیال کرتا رہا کہ میں شہنشاہ ہوں۔ مالک الملک ہوں کسی کی مجال جو میری رائے کے مقابل دم بھی مار سکے۔ اب بیچارہ کو قدر عافیت معلوم ہوئی کہ تمام رعایا نے متفقہ بغاوت سے ناک چنے چبوا دیئے۔ خودرائی اور شہنشاہی کی ایسی مٹی خراب ہوئی کہ عمر بھر مزے آتے رہیں گے زار روس نے رعایا کو سمجھانے اور بغاوت کا جوش ٹھنڈا کرنے کے لئے رعایت اور نگہداشت کے وعدے تو بہت کئے مگر رعایا زار کی رگ رگ سے واقف ہے کہ اسکے منہ میں ہزار زبانیں ہیں۔ اگر حکومت کی باگ ڈور اسی کے ہاتھ میں رہی تو جب چاہے ہماری طرف سے منہ موڑیگا۔ اور خوب شکنجہ میں دبا کے مومیائی نکالے گا۔ اسلیئے سب نے یہی کہا کہ ہمیں ان کے وعدوں سے تسلی نہیں عمل کار روائی جب تک نہ دیکھ لیں گے۔ ہم باز نہ آئیں گے۔ آخر زار روس اپنی گردش قسمت سے تنگ آ کر سلطنت سے بیزار ہو گیا اور مجبور سچے دل سے اعلان کر دیا کہ تم لوگ اپنی رائے کے موافق پارلیمنٹ قائم کرو پانچواں حصہ میں بھی رہونگا فقط۔

انوکھا شبہ پر صفائی کا ہاتھہ

بعض مجرم بھی عجیب بیباک اور سفاک ہوتے ہیں جیسا کہ مشہور ہے "عذر گناہ بدتر از گناہ" وہ پورا پورا اس مثل کا فوٹو کھینچ دیتے ہیں۔ یعنے تھوڑا سا گناہ، چھپانے کے لیے اتنا بڑا گناہ کر بیٹھتے ہیں کہ جس پر سنگ انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ چنانچہ موضع … ضلع گڑھیانہ میں ایک چوری کی واردات ہوئی۔ نمبردار نے دس پانچ سرگروہوں کو اکٹھا کر کے تفتیش کی طرح ڈالی۔ سب نے ملکر … معلوم ہوا کہ ایک فوجی سوار … لیکن حال میں وارد ہوئے ہیں۔ اونہوں نے بخیال بیکار معاش کچھہ لیلکے۔ یہہ کارستانی کی ہے۔ چنانچہ اوس سوار کو بلا کر چپکے سے نمبردار نے کہا کہ ہم لوگ … آئے ہیں … کارستانی معلوم ہو گئی ہے۔ بہتر یہی ہے کہ فلان مقام سے جو مال تم اوٹھا لیگئے ہو … چپکے سے حاضر کر دو۔ کسیکو کانوں کان بھی خبر نہ ہوگی۔ اور معاملہ یہین رفع دفع ہو جائیگا۔ یہ سنتے ہی سوار چونکا ہو گیا اور یہ خیال کیا کہ دہقانی چوری کو ثبوت پورا پہونچ گیا ہے اب معاملہ … مناسب یہ ہے کہ نمبردار ہی کو … کر دو … ہوگا نہ جانے … چنانچہ اوس نے نہایت سادگی کے ساتھہ نمبردار سے کہا کہ آپ … ہیں … مال سب امانت ہے … ہے۔ کہیں باہر نہیں رکھا ہے آپ تنہا چلیے ……

سب کا سب آپ کے حوالے

کر دون۔ نمبردار ساتھہ ہو لیا۔ گھر میں لیجا کر سوار نے کوٹھری کے ایک گوشے کی طرف اشارہ کیا کہ اس میں دیکھو مال پڑا ہے اوس بیچارے نے دیکھنے کو گردن جھکائی سوار نے اپنا صفائی کا ہاتھہ دکھایا۔ کہ گردن … اور … گوشے میں جا پڑی۔ نمبردار کا بھائی اوس کا انتظار کر رہا تھا۔ جب دیر ہوئی۔ تو وہ خود گیا سوار نے دیکھا کہ اب دوسرا واقعہ ہونے کا اندیشہ ہے۔ اسلئے اسپر بھی یکایک حملہ کر بیٹھا۔ مگر وار پورا کارگر نہوا۔ صرف زخمی ہو کر نمبردار کا بھائی بھاگ نکلا۔ سوار نے دیکھا کہ اب یہاں سے اوڑن چھو ہو جانا چاہئے۔ چنانچہ وہ نکلا۔ دیکھے ایک محلہ میں دیکھا کہ ایک گھوڑی زین کسی کسائی درخت سے بندھی ہوئی ہے۔ یہہ اوسپر بیٹھکر رفو چکر ہو گیا۔ اوس گاؤں سے تھوڑے فاصلے پر ایک ریاست کی سرحد ہے۔ اوس میں اوتر گیا۔ جس گھوڑی کو وہ لیکر بھاگا تھا وہ ایک سب انسپکٹر صاحب کی تھی۔ جو کسی مقدمہ کی تفتیش کے لیے اوس وقت آئے تھے۔ وہ بھی دم بخود ہو کر رہ گئے

غنیمت ہے کہ گھوڑی اوس وقت اکیلی تھی۔ اور جب انسپکٹر صاحب اوسپر سوار نتھے۔ ورنہ کیا تعجب تھا کہ وہی سوار انکی بھی گردن اوڑا دیتا۔ اور پھر گھوڑی پر سوار ہو کر اپنے بھاگنے کی فکر کرتا۔

پھر گڑ گڑی اوٹھی

دول یورپ کو سلطنت عثمانیہ سے خدا جانے کیا بیر ہے کہ ہمیشہ دخل در معقولات کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ اونکا مطلب ہے کہ ترکی سلطنت کسی نہ کسی خلجان میں پڑی رہے۔ کئی لاکھ عیسائی جو حضور ظل السبحانی کی سرپرستی میں ہیں وہ دول یورپ کی … ہیں۔ اور سارے زمانہ کے عیسائی چاہے غارت ہو جائیں چاہے زندہ درگور ہو جائیں کچھ پروا نہیں لیکن سلطنت عثمانیہ کے زیر سایہ جو بہ حیثیت رعایا عیسائی ہیں اونمیں اگر ایک بھی گھٹے تو دول یورپ مزاج پرسی کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ دول یورپ کی تمام انسانی ہمدردی۔ مذہبی حمیت اونہی عیسائیوں کیلئے وقف ہے جو اسلامی سلطنت کی رعایا ہیں۔ ہر ایک شخص سمجھتا ہے کہ ترکی آرمینی حاسد جلے بھنے پھوڑتے ہیں۔ کریٹ کے معاملہ میں انہوں نے کیا کچھ جنبک نہیں اور اب مقدونیہ کو شکار کی نئی بنایا ہے۔ پہلے تو جناب روس نے اپنی … دکھائی یعنے عیسائیان مقدونیہ کو بھڑکا دیکر عام شورش برپا کر دو۔ ترکی فوج سرکوبی کے لیے تیار ہوگی۔ اور جوش میں آ کے … کی گردن … تو ہم حمایت کے لیے کھڑے ہو جائینگے چنانچہ عرصہ تک عیسائیوں نے طوفان بد تمیزی کا جلوہ دکھایا روس چاہتا تھا کہ عیسائیوں کے پیٹنے میں پاؤں جمے مگر اسپر اعلیٰ حضرت خلیفۃ المسلمین کا صبر جیت گیا۔ یعنے خدا کی … نازل ہو گئی اور اور پھر ایسے … جہان ترکی فوج نے … اب بغاوت کا بازار ٹھنڈا ہو گیا لیکن … کے متعلق اور کوئی موقعہ تو ہاتھ نہیں لگا …

کچھ تو ہی جسکی پردہ داری ہی

معلوم ہوتا ہے کہ پیرس کے اخبارات جرمن اور برطانیہ میں بہر طرح جھگڑا کرائے بغیر نہیں رہیں گے ہاں البتہ اسقدر گورنمنٹ عرصہ دراز بعد جرمن کو ۱۴۲ منٹ پائی تھی۔ مگر اسکی تبادلۂ محبت و الفت کا پیرس کے اخبارات نتیجہ اور حیرت دیتے ہیں۔ جرمن کو یہ لکھ لکھ کے چڑھا رہے ہیں۔ کہ برطانیہ مار آستین۔ گرو دغا کا پرستین۔ فتنہ و فساد کی مشین ہے۔ اسکی دوستی پر بھروسہ کرنا۔ تھالی کا بینگن خود کا کی کا چلن ہے۔ کسیکو دم کسیکو جانا کسیکو بتا کسی کو بلا۔ یہ اوس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ ابھی کل کی بات ہے کہ جرمن کے بارے میں برطانیہ فرانس سے خفیہ سازش کر رہا تھا۔ فرانس کو بڑھاوے چڑھاوے دم دلاسے دیکر ابھار رہا تھا کہ پیچھے تو کیوں گھبراتا ہے۔ ما بدولت تیری پشت پناہ ہیں۔ جرمن تو خوب غفلت میں ہے چپکے سے اپنی فوج جرمن کے خلاف علاقہ میں اوتار دے۔ پیچھے ایک لاکھ بحری لشکر اپنا بھی تیار ہے۔ جو فرانسیسی فوج کے پہنچنے کے بعد جرمنی علاقہ میں دھما چوکڑی مچا دیگا۔

غضب تو یہ ہے کہ ایم ڈیلکاسی فرانسیسی وزیر نے اوکھیڑ پچھاڑ کرنے کے لئے یہاں تک پر دوا دوڑا دیا کہ جرمن کے خلاف فرانس کی امداد کے لئے برطانیہ تحریری معاہدہ کے لئے تیار رہتا۔ مگر فرانس اسکے ہتھکنڈوں سے واقف تھا۔ اسلئے معاہدے کے جھگڑے میں نہ پھنسا وہ خوب جانتا تھا کہ

جو اپنوں کا نہوا وہ غیروں کا کیا ہوگا

انگلستان نے فرانس کو بہت کچھ سبز باغ دکھائے۔ اور چھاتی ٹھونک ٹھونک کر فرانس کو ابھارنے کے لئے پیٹھ ٹھونکی لیکن فرانس جوانوں میں نہ آیا۔

غرض یہ ہے کہ فرانسیسی اخبارات کی ان تحریروں نے جرمن کو بھڑکا دیا ہے جرمنی اخبارات لکھ رہے ہیں کہ ہم کو برطانیہ کی ذات سے ایسے دوغلا پنے کی امید نہیں۔ مگر تا نباشد چیزکے مردم نگویند چیزہا کا خیال شبہ میں ضرور ڈالتا ہے۔ لہذا یہ مناسب ہے بلکہ ضروری ہے کہ برطانیہ صاف طور پر اسکی تردید کرکے اپنی صفائی اور سچائی کا اظہار کردے۔ اسطرف انگریزی اخبارات نے بھی گورنمنٹ کو توجہ دلائی۔ مگر گورنمنٹ کی اکھاڑے (پارلیمنٹ) میں جب اسکا ذکر آیا۔ تو گورنمنٹ کنی بچا گئی۔ زبانی تو بہت کچھ تردید کردی گئی کہ بالکل لغو بالکل غلط بالکل دروغ حاسدانہ الزام ہے۔ ہم اور بھلا کسی سے دغا کریں توبہ توبہ لیکن جب کہا گیا کہ باضابطہ تردید کردینی چاہیے تو کہہ دیا گیا کہ اسکی کیا ضرورت ہے بس اس معاملہ کو یوں ہی رہنے دو۔ دل کا آئینہ دل ہوتا ہے۔ جرمن اپنے دل میں غور کرکے خود ہماری صفائی قلب کا مشاہدہ کرلے گا۔

اس جواب سے رعایائے جرمن کا اطمینان نہیں ہوا اور واقعی ہو کیسے سکتا ہے۔ ایسی مبہم تردید سے ہر شخص بدگمان کرسکتا ہے

ع کچھ تو ہے جسکی پردہ داری ہے!

چشمش نگران است

پورے تین سو برس کے بعد شہنشاہ اکبر اعظم کی یادگار بہار اکبری کو ہندوستان کے بعض مقامات میں منائی گئی۔ اگر تقسیم ہی نذر و نیاز کا کچھ اثر ہے۔ تو اکبر اعظم کی روح بشرطیکہ تناسخ کی جکڑ بندیوں سے آزاد ہو۔ ضرور ہندوستان کے سیر تماشہ کے لئے آئی ہوگی۔ اور اوسنے دیکھا ہوگا۔ کہ مسلمانوں اور ہندوؤں کے علاوہ ایک تیسرا عنصر بھی ہندوستان کی ترکیب میں داخل ہے۔ اور وہ تیسرا عنصر ہندوستان کے خیمہ میں اوس اونٹ کی طرح سمایا ہوا ہے۔ جس نے پہلے صرف سر رکھنے کی قدر جگہہ مانگی تھی اور پھر سارے خیمے میں وہی تھا۔ پھر اوسنے دیکھا ہوگا۔ کہ ہندو مسلمان جو اوسکے زمانے میں شیر و شکر ہو رہے تھے۔

اب پانی اور تیل کی طرح ساتھ نظر آتے ہیں مگر علیحدہ ہیں۔ پھر اوس نے دیکھا ہوگا۔ کہ رعایا میں بھی آسودگی کی جگہہ پر اب صرف نمود و نمایش اور فوق الحیثیت ٹیم ٹام ہے۔ گو بظاہر کوٹ پتلون ڈانٹے ہوئے ہیں۔ مگر گھر میں چوہے بھوکے مر رہے ہیں۔ گو اوسکو ہندیوں کے نفاق اور تباہی پر سخت افسوس ہوا ہوگا۔ مگر شاید بعض ایسی باتوں سے جنسے ہندیوں میں اتفاق و اتحاد کی بنیاد پڑنے کی امید ہو دیکھ کر اوسکو کسی قدر اطمینان ہوا ہوگا۔ اوسکو یہ آرزو پیدا ہوئی ہوگی کہ سال آیندہ وہ ہندوستان میں اتفاق اتحاد کے رشتہ کو زیادہ مستحکم و مضبوط دیکھ سکے۔

معرکہ آرائی

سنبھل کے رہنے والو دیکھو چلو سنبھلکر

یوروپین دانشمندون کا یہ مقولہ بالکل سچ ہے کہ دیسی (کالا لوگ) لوگون مین بہت زیادہ عصیان کا رجحان ہے۔ ایک طرف جسنے رخ باندھا۔ اور جسکا جتھا اوسکے پیچھے ہولیا۔ اب وہ کھائی مین پڑ جائے۔ کنوئین مین گرے۔ اونکی بلا سے وہ تو آنکھین بند کرکے مین تیر لئے اور پار ہو تو میرے پیچھے کا حساب کر لیتے ہین۔ اچھی بات کی اگر لیس کرین تو سود مند بھی ہو نتیجہ خیز بھی ہو۔ مگر ایسے کامون سے کالا لوگ کوسون دور بھاگتے ہین۔ ہان بُری باتین اون کے قالب مین ایسی جلدی بیٹھ جاتی ہین کہ گویا وہ اسیلئے پیدا ہوئے ہین۔ ہندوستان کے اکثر شہرون مین دیکھا گیا ہے کہ کہین جوئے کی ہوا چلی تو محلے کا محلہ اوسپر جھک گیا۔ کہین رنڈی بازی کا مادہ پیدا ہوا تو شہر کا شہر اوبل پڑا۔ تازہ مثال کے لئے ہم آج باشندگان سنبھل کو پیش کرتے ہین کچھ زمانہ سے یہان کے نوجوان عیاشی کی طرف ایسے جھکے ہین کہ کسی طرح سنبھلنے کا نام ہی نہین لیتے۔ بلکہ قسمت سے ایک بندریا جان نامی ستمگر رہے جان ایسی نازل ہوئی ہے کہ بڑے بڑے مونچھڑ اوس کے لئے لنگور بندر کی طرح اوچھل کود کرتے پھرتے ہین۔ اور اسکی نانی ایسی مجھی ہے کہ کسی کو ساقی کسی کو بندر کا مضمون کرتی رہتی ہے۔ بڑے بڑے بزرگون کا تحمل دستہ خاک مین ملا دیا۔ ابھی آتین گھوڑے جائین کا مضمون ہے مگر اس ڈھونڈ کا یہی فقرہ ہے کہ ابھی تو پہیلیان کر آنچ تک بھی نہین پہنچی۔ وہ جو کہتے ہین کہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ ایک گھر کے ستون نے لنکا کو کھود مارا۔ مگر قدر دانون کی خوش اعتقادی مین بال برابر بھی فرق نہین آیا۔ اسپر بھی ایک صاحب شیخی مین ہین۔ نہ تو یہ شیخی مین آکے دو سو روپیہ بیت چڑھا ہی بیٹھے۔ اس واقعہ کا مفصل حال ہم آیندہ لکھین گے۔

واقف

خفیہ نگار از سنبھل ضلع مراد آباد

ہان ذرا پنچ خان اسے سُننا

پیارے ناظرین! چوپاٹی کی جانفزا سیرگاہ میر حسب معمول حسینان جہان کی چہل پہل سے قدرتی نظارے سے دلچسپی حاصل کرنے والے شوقین حضرات آتے ہین۔ گاڑیون کی قطارین لگی ہوئی ہین۔ غرض یہ جگہ مرجع معمورہ بنی ہے ہمیشہ پریجالون کا اکھاڑا بنا رہتا ہو۔ ہمدوست علیہ الغفران بھی ایک طرف چہل قدمی کرتے ہین۔ اور گزشتہ ہفتے کے مضمون پر خیال ہو رہا ہے ان باتون مین جو ابا سے ایسا کیا سحر ہوا ہے کہ بار بار اونٹ کے مانند گردن اوٹھا دیکھتے ہین جب اون دو دیون سے کوئی نظر نہین پڑتا تو سخت مایوس ہوتا ہے۔ اینجانب اسی ادھیڑ بن مین تھے کہ ان مین سے ایک صاحب تشریف فرما ہوئے اور چند ہی لمحہ بعد دوسرے بھی آ دھمکے پس کیا تھا اونکو دیکھکر باچھین کھل گئین۔ جامے مین پھولے نہ سمائے۔ اون کے قریب جا جُھکے (سعید) السلام علیکم۔ کہئے مزاج معلی (حامد) وعلیکم السلام الحمد لله حی کل حال کہئے آپکی طبیعت گرامی۔ (سعید) شکر ہے کہ آپ نے انگریزی بگھارنی شروع کی۔ اب آئیے دھندے پر۔ (حامد) شاباش۔ گزشتہ مکالمہ سے ظاہر ہوا کہ آپ یورپین طرز معاشرت اور گنگناہٹ کے پیچھے لٹھ لئے پھرتے ہین۔ (سعید) آپ بھی بیدال کے برہم مین قیل و قال دیکھے بغیر اپنی قابلیت جتلانے لگتے ہین۔ بندہ لیڈر بدبش کے سیبے گیرن ہونے لگا۔ مین کہ یہ باتین مترا ہین خدا اونکو مبارک کرے۔ لیکن ہندوستانی بھائیون کو چندان زیبا نہین۔ وہین جہ پڑے ہین اور خواب دیکھین محلون کا۔ اپنی آنکھون سے ہم اپنے ملک کو سرسبز دیکھنا چاہتے ہین اور اسکی ترقی کے خواہان ہین تو لازم ہے کہ اپنے گھر کی بنی ہوئی چیزون کو چشم عزت سے دیکھین ملک کی صنعت و حرفت کی ترقی مین کوشش کرین۔ یہان کی تجارت جب ترقی پذیر ہوگی پھر افلاس کا منحوس قدم انڈیا سے نکل جائیگا۔ اگر آپ انگلش فیشن کا ایک جوڑا لباس کا بنوائینگے ادھی لاگت مین تین جوڑے دیسی وضع کے تیار ہو جائینگے۔ باوجود ارزان اور سہل ہونے کے خواہ مخواہ اورون کی تقلید اختیار کرنے کو زحمت مول لینا کہانتک عقلمندی ہے۔ خویش پیراستن ... عاریت خواستن۔ کیا ہماری ان حرکات کو غیر اقوام اچھا جانتی ہین۔ نہین بلکہ اس انوکھی چال پر مضحکہ اڑاتے ہین۔ آپ کو خیال ہوگا۔ لارڈ کرزن سے دربار دہلی کے وقت دیسی لباس کی کسقدر تاکید ہوئی تھی۔ اب ہمارے شاہزادہ بلند اقبال کی ملاقات کے لئے بھی حکم ہے۔ غرض مطلب اسکے یہ کہ ہمارے حاکم دانا سرجل خواہان ہین کہ ہم اپنی قدیمی روش اختیار کرین۔ ہمارے ہندی بھائی

یورپین لباس زیب تن کرنا اپنا فخر جانتے ہیں
سچ ہے ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ سلاطین
ترکی کو تو اس سے نفرت ہے ہمین کوٹ پتلون اب
کرینگے زیب تن۔ یہ ہماری غفلت اور عدم
توجہی کا ثمرہ ہے کہ ہمارا ملک افلاس کے نیچے
دبا جا رہا ہے۔ اگر تم اپنا اشیا رواج
دینے کے لئے صرف ہوں۔ پھر آپ قلیل مدت میں دیکھ
لینگے۔ کسقدر ترقی ہوتی ہے۔ اپنے ملک
کو فائدہ پہنچانا ترقی اسیکا نام ہے۔ عوام
اسکی بہبودی میں سعی کرنا خیرخواہی قوم ہے۔
آزادی کی تعلیم پڑھنے اور پردہ مذہبی ہستے قومی
ریفارمر نہین بن سکتے ہیں۔ یہ عبرت کش
حالت ابتر ہمین بہ شامت اعمال ما شکل نیا پذیر
گرفتہ میں قابل قدر حضرات نے اپنی عمر کو ملک
کی محبت اور ترقی میں ختم فرمائی۔ نیر اعظم کی
طرح انکا نام نامی صفحۂ عالم پر روشن ہے۔ مگر
افسوس۔ اس وقت ہند میں حمیت و اتفاق
ہماری بدقسمتی سے دور ہوتا جاتا ہے اور اسکو
بغیر کوئی کام نہین بنے کا۔ یوں ہی ہاتھ پر ہاتھ
دہرے بیٹھے ہے اور اپنی صنعت و حرفت
کو فروغ نہ دیا گیا۔ اس سے زیادہ ملک کو افلاس
کی زنجیر میں جکڑ دینگے۔ یہان تک کہ کبھی
یہ بیماری علاج پذیر نہ ہو۔ (حامد) بھائی سعید
ترقی کے اسرار جو آپنے اظہار کئے ہیں قابل
غور ہیں۔ ایک منصف المزاج شخص اسپر خیال
کئے بغیر نہ رہیگا۔ مشکل یہ ہے۔ اب آب از
سر گذشت والا معاملہ ہے۔ ہم ہندیوں میں
میں تاب سکت ہی۔ کہ کچھ کریں۔ (سعید)
ہائے دوست آپ ابھی سے ہمت ہارے
بیٹھے ہیں۔ حضرت انسان کیا نہیں کر سکتے۔ دنیا
میں جس قدر ایجادیں ہیں وہ سب انہی حضرات
کی عقل خداداد کا کرشمہ ہے۔ خوش نصیبی ہے
ہمین ایسی رعایا پرور گورنمنٹ کا ظل عاطفت
میسر ہے اور ہر طرح کی آزادی ہے ذرا سا
اپنا خیال پھیریں تو بہت کچھ کر سکتے ہیں۔
ہمت سے جیب لگا کر مرہم کی اور سو مالا مال بنا کے
چھوڑا۔ اسکے لئے ہمت اور استقلال شرط ہے
صرف زبانی جمع خرچ سے کچھ نہیں ہو سکتا۔
اتحاد باہمی پیدا ہوا اور الفت قومی ہونے سے
کام بنتے ہیں۔ اچھا خدا حافظ۔ پھر ملینگے۔

راقم

ہر کارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد

بقلم

آپکا خادم لسان الصدق از بمبئی

لارڈ کرزن سے آخری ملاقات

افسوس، صد افسوس کہ ہندوستان کے خیرخواہ
اور ہندیوں کے ہمدرد جناب لارڈ کرزن صاحب
اس ناپاک سرزمین (ہندوستان) کی باشندوں
کو کوستے ہوئے یہاں سے انتقال فرماتے
ہیں۔ آہ اے بدقسمت ہندوستانیو! تمنے
اپنی بدعنوانیوں سے اپنے ایک سچے اور
بالکل سچے ولی دلی (بہی خواہ) کو ہاتھوں
سے کھو دیا۔ دیکھو اب بھی کچھ نہیں گیا ہے
آنکھیں کھولو۔ اور اپنے مہربان لارڈ کے
قدموں پر گر کر اپنی خطاؤں کی معافی مانگو۔
[illegible] ہے سنٹرل کالج کے جائنٹ سکرٹری
پر کہ انہوں نے لارڈ موصوف کے استعفا کر
کے موقع پر ہمدردی کا پورا ثبوت دیا یعنی اس مضمون
کا ایک تار روانہ کیا کہ آئی لارڈ آپ جو ہم
بدنصیب ہندوستانیوں کو نہایت ہی ذلیل
سے چھوڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس سے ہم
(چند اشخاص) بہت ہی رنجیدہ ہیں۔ بیشک
بیشک وہ لوگ قیامت میں بخشے جائینگے
بلکہ بلا پرسش سیدھے جنت میں جائینگے
جو لارڈ کرزن بہادر کے کلیجہ کو ٹھنڈا کرینگے
کیونکہ حاکم وقت کی اطاعت کرتے ہیں۔ میں
بھی اپنے ہندی بھائیوں کو نصیحت کرتا ہوں
کہ وہ ضرور بالضرور ابھی اپنی تقصیر معاف
کرائیں۔ خیر نگر۔ مجھکو پرائی کیا پڑی اپنی
نبیڑ تو۔ آہ میرے لارڈ میں بہت ہی غریب
ہوں۔ ورنہ میں بھی ایک پاؤلی والا ارجنٹ
تار آپکی خدمت میں روانہ کرتا۔ کیونکہ میں
آپکے دوستوں میں سے ہوں۔ میرے
لارڈ۔ مجھ غریب کا نام بھی اپنے دوستوں
کی فہرست کے کسی کونے میں لکھ لیجئے۔
آہ وہ کیسی خوش قسمت گھڑی تھی
جبکہ آپنے اس سوکھے ہوئے جنگل میں قدم
رکھا تھا۔ اور ہائے افسوس کہ اب وہ کیسی
ہی بدبخت ساعت ہوگی جبکہ آپ اوسی سوکھے
ہوئے جنگل کو اپنی جانفشانی اور محنت کے
عرق سے سرسبز کرکے بجائے نیک نامی
کے بدنامیوں کا بوجھ اپنے سر پر رکھے بڑی
حسرت و یاس سے اوس تر و تازہ باغ کی
طرف دیکھکر سرد آہیں بھرتے ہوئے اپنے وطن
شریف سدھارینگے۔
آپنے جو اپنی تقریر میں فرمایا ہے کہ میں نے
اپنے آئندہ جانشینوں کے حق میں بہت
سی آسانیاں کر دی ہیں۔ اونہیں بہت دنوں
تک کچھ نہیں کرنا پڑیگا۔ میرے معزز لارڈ
آپکا غریب دوست ان الفاظوں کو بالکل
نہیں سمجھا کہ ہاں ہاں سمجھا کہ آپنے جو ظلم و

ستمگر اسے تو یہ خواتین جہاں بانیان ہندوستانیوں کے ظاہر فرمائی ہیں۔ آپکے آیندہ جانشینوں کو پکہ بہت کم جہانبانی کرنے کی تکلیف اٹہانی پڑے گی۔ اور ہان میرے لارڈ آپنے جلتے جلتے ایک ایسا قابل تعریف کام کیا ہے جو کہ شاید ہی کوئی آیندہ وایسرائے کرے۔ وہ کیا؟ تقسیم بنگالہ کا ایک حکم صادر فرمایا جسکے منسوخ کرنے کے لئے ناشکی مجاہت کھانے والوں نے کالی ماتا کر آگے سر پٹے پیٹے ملے گھر اونچی دعا کسی طرح مقبول نہیں ہوئی بیٹے آپنے اپنا حکم کسی طرح واپس نہیں لیا۔ اور کیون لیتے سب بات موجب۔ اگر حکم واپس لے لیا تو وایسرائے کیا ہوئے۔ میرے لارڈ! دیکھئے اس غریب گو باوفا دوست کی تو یہ دعا ہے۔ کہ آپ بخیریت تمام لندن شریف پہنچ جائیں۔ اور وہان پہنچتے ہی خدا آپکو چیپا گلیڈسٹون کی سی جگہ کا مرتبہ بخشے۔ اور ہو لا- اونکا جانشین بنائے۔ مگر دیکھئے میرے لارڈ وہان جاکر اپنے غریب دوست کو نہ بھولے گا رخصت مائی لارڈ رخصت۔

راقم

مسٹر شیدا از میرٹھ

یہ کیا باعث ہے رمضان میں آجاتی ہے بیماری پکڑ لیتی ہے موٹی توند والونکو بلا بنکر

آقا و پنچ بہادر صاحب۔ مزاج شریف۔ مابدولت کا مزاج معہ یاران جلسہ پرے باون تولی کے بیجون بیچ ہین بہراج رہا ہے اور آنجناب علیہ الپنچ والالقاب کا پانچ مرتی بڑھا ہوا ہوگا۔ کیوں جی خیر علیک سلیک۔ لگے مجہ وب کی بڑ ہانکنے قبلہ علیک سلیک کا جگڑا رہنے دیں سوری ٹوکر بیکا ہوں۔ یا آپکا آرایا جو ضیا مجددکا بڑھ جاتا ہے۔ مگر جیسا آج کل آپ چوڑی دہیگیلے مونہہ ہو گئے تھے۔ قبلہ پنچ آپکو خبر نہیں کہ اوپہنا جب سے جب سلاطین کے کہیت ہیں دوستی نہ بنا رکہا ہے۔ اور سکی خدمتگزار ہوا اسکے پیچہو نہ سے ۔ ۔ ۔ ہو گئی حضرت آپ تو سچے مسلمان ہیں۔ ایک فرصت آخر پلٹتے ہی باچہیں کہل دو گے۔ وہ آتے ہیں۔ کون آتے ہیں۔ کیا حضور پرنس آف ویلز معہ خود عثمان آتے ہیں۔ کیا کوئی القابے جنٹلمین آتے ہیں۔ یا نئے وایسرائے آتے ہیں یا غریب ہندوستان کے لئے نئے قانون آتے ہیں۔ کیا آتے ہیں۔ اون ہون چہٹ چپٹ۔ یہ بھی نہیں۔ پہر کون آتے ہیں۔ یا کوئی بھاڑے کے اونٹ ٹٹو آتے ہیں۔ یا وزیر ہندہے نواب یا مدراسے راجہ آتے ہیں یا کوئی نئی روشنی والے معہ کوٹ پتلون آتے ہیں۔ کہو کون آتے ہیں۔ یہ بھی نہیں۔ پہر جسٹ ہٹ بکہو کون آتے ہیں۔ کیونکہ انجناب ریاست کی صفائی مین لگے ہوئے ہیں۔ فرصتی خانم کو فارغ خطی لکھ دی ہے۔ بیکاری کی طلاق آجی ہوچکی ہے۔ اسلئے جلد سنا دیجئے۔ ورنہ پاگل خانہ کی ہوا کھائیے۔ مسٹر پنچ۔ خر خر خر خرہ۔ ٹٹر ٹٹر ٹٹر۔ گھبرائیے نہیں قارورۃ الشراشر کو جلد دیجئے اور نسخہ لکھائیے۔ اگر پہلے تو نہ سہلا کر۔ منہہ پہیلا کر جوڑا بنا کر کان پہٹ بجا کر۔ تو ندو ل کیجہ اپنے اصطبل کی طرف آج حضور کی ٹہرائیے اور نسخہ ڈالئے۔ اہل اسلام سے مرض عصیان کو دور کرنے والے حکیم آتے ہیں۔ کیون جی صاف صاف کہو مین پیش وپیش ہے آپ آدمی ہیں یا قادیانی مراز لیشن۔ قبلہ خدا بچائے ایسے مرزا پیچون سے لاحول ولا۔ مرزا ٹرلیشون نہ سے۔ وہی حکیم آتے ہیں جنکی آمد آمد کی خوشی مین سیدھے سادھے سچے مسلمان صاحب ایمان پہولے نہین سماتے۔ اور نام کے مسلمان ایسے گہبر لیتے ہین کہ مارے خوف کے لال لال پر دون کی اوٹ ہین ناک کان چہپاتے ہین۔ وہی حکیم شکم پرور اور شکم پرورین نفرین کا ڈنڈا چلاتے ہین۔ موٹی موٹی توند والون کو رعب دار جہپے نظر پڑتے ہین۔ تپش تپ بخار چڑہ جاتا ہے۔ ہا ہا ہا ہا۔ بہیاجی سمجھ گیا۔ یون کہو ویا کر رمضان المبارک معہ فیض و برکت تشریف لاتے ہین۔ مسٹر پنچ یہ آپ ہی کی عقل ہے کہ جہٹ پٹ تہہ کو پہنچ جاتے ہو۔ ورنہ قسم ہے پیر پنچ کے سرکی۔ اگر پیر نابالغ بہی آجائے۔ اور جوتے میں گہنٹے شیخ نجدی کے مصلے پر سر ٹکرائے تو بہی بہید کی نہ پائے۔ اچہا اور سنئے بیچارے غریب سچے مسلمان جنکے پاس کوڑی نہ پیسہ۔ اس رمضان المبارک کی مبارک صورت دیکھتے۔ خدا و رسول کی متابعت مین رجسٹر ہو جاتے ہین۔ اور موٹی موٹی توند والے ظاہر گورے باطن کالے صوم و صلوۃ سے ایسے بیزار جیسے لاحول سے شیطان مردار۔ رمضان شریف کا چاند نظر پڑا۔ اور توند مین امراض لطفہ آپڑا۔ کہین ڈاکٹر کی طبل پسر پر شال ہاتھ مین بوتل۔ بوتل مین دوا لال لال یہ سب میان رمضان کی خاطر وبال۔ کوئی گرم روزے کی شکایت تو یہ کہین بہانہ علالت ہے ڈاکٹری فرمان۔ جو کہے ہوگا نقصان۔ سویرے چار بٹر کھاؤ۔ دوپہر کو گوشت روٹی اوڑاؤ۔ عصر کو کافی اور بسکٹ۔ رات کو مرغی کا ورکیس۔ سوتے ہوئے پیو دودہ جو ہے مرض ہو نابود۔ ہوسکے بہنے سے ہوگی کہانسی۔

لگ جائیگی آسمانی پھانسی۔ اسلیے ہمنے روزہ
چھوڑا۔ بہت سے تو قوم میں جاپانی کو ٹا۔ حضرت
غریب بھوکے مرتے ہیں وہ روزہ رکھیں تو کیا
عجب۔ نہ اون کے پاس کوڑی نہ پائی۔ جنھیں ماہرون
نے روزہ کی ٹھرائی۔ ایسے میان شہر کی حسنی
مائیں بھی بھی گئے گزرے ہیں۔ ایسی بیبیاں
وہ عشق کر لیتی ہیں مہینہ بھر ہمارے دروازے
بند۔ نہ کسی کا آنا جانا۔ نہ دن کو کھانا نہ حقہ
لگانا۔ ہاتھ میں تسبیح۔ نیچے مصلا۔ کرتی ہیں
پھر توبہ انشاء اللہ۔ راو رہے القابی مسلمان
شہر کے ہوٹل والے اگر لالہ ... دروازہ میں
ان بیٹھو ... پردہ چھپائیں۔ اور جائے شہر
بسکٹ۔ جس ... میں نہ چھپائیں تو ضرور
مارے غیرت کے دس میں روزے کی [illegible]
اگر خیال عرب کے شہر ... میں اسلامی بھائی [illegible]
و عبادت میں مصروف ہو جائیں تو دیکھا ہیں
ایک تو ہم مسلمان کہلائیں۔ دوسرے غیر قوم
کے سامنے عزت اسلام بڑھائیں۔ قبلہ پنچ [illegible]
تاک جھانک کرتے ہیں۔ وہ مسلمان [illegible]
اور کہیں گے۔ آداب عرض ہے۔

بقلم

کھاتے ہیں فرخ اللہ تجھی یہ روزہ خور
آزاد۔ جیسے میرٹھ کے پ دیکھی آرمین

راقم

دہلی پنجہ [illegible] ۲۰۱ [illegible]

نویدہ دسہرہ میں گدہونکی خوشقسمتی

مسٹر پنچ بہادر۔ [illegible] رنگ و بہت [illegible]
کے چند دن کی اسجناب پر پہنچا دیکھے بعد [illegible]
میں گدہون کو جیتے ہزار ہا [illegible] کی ریسین
دیکھی ہون گی اور کشتی [illegible] گر آپنا ہے
غالباً گدہون کی ریس دیکھی اور کشتی نہو گی۔
میری نظر میں آیا ایک پروگرام سیاحی کا
گجراتی [illegible] کے مطالعہ میں گذرا اور تحقیق
اسکی نیابت [illegible] دریافت ہوئی کہ امسال
نویدہ دسہرہ میں ریاست نذیر یا والون کے
گدہون کی قسمت نے بہا یاوری کی کہ بیچارے
گدہون کو ایک ایسے منصف دماغ حاکم وقت
کے روبرو قسمت آزمائی کا موقع ہاتھ آیا وہ
نہ ہمارے منصف مزاج ٹھاکر صاحب کہ اپنے
فیض سے گدہون کو بھی محروم نفرمایا۔ کیون
نہو۔ آخر رئیس ہو کر تمام روستا ریس
کو اپنی عالی دماغی کا کرشمہ دکھا دیا کہ تین
گدہون کے مالکان کو بلوا کر ریس کرا دی
اور انعام سے سرفراز فرمایا۔ امید کہ آئندہ
سال دسہرہ پہ تمام علاقہ [illegible] کے گدہے
والون کو فیضیاب فرمائینگے (باقی آئندہ)

راقم

ایک پکا ہم وطن۔ ایف۔ آئی۔ اے۔ اقوار [illegible]

پنجون کے سرپنچ حضرت سلام علیک [illegible]
ہے کہ آپکو میری [illegible] مضمون کا ایک انتظار ہو گا
جیکا سرنامہ (دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا) جو [illegible]
نمبر میں شایع ہو چکا ہے۔ میراد کے بقیہ حالت کا ایک
جزو سنیئے۔ یہ مقدمہ بابو کالیداس صاحب مسٹر کی اجلاس
میں پیش ہوا۔ بابو کالیداس صاحب تک فرمان کیا جا سکتا ہے
بہت زیادہ سفارشون کی بھرمار لگگئی مگر چونکہ ہمارے
نوجوان انصاف پسند مجسٹریٹ صاحب نے اس مقدمہ کی
تحقیقات [illegible] کی اور دلسوزی کوشش کی کہ
یہ مقدمہ نہایت انصاف سے فیصل ہو۔ چنانچہ
جناب ممدوح کو ثابت ہو گیا کہ واقعی مقدمہ بنایا
ہے۔ اور جہان [illegible]
عرض کر جائے اور بیچارا کر لیگیا۔ مگر افسوس کہ مقدمہ
کے دونون بھائی میں عدالت نے کچھ ایسا دامن [illegible]
اجلاس کرنے سے باز رکھا۔ اب ماہ اگست ۱۹۰۵ء
میں بابو نیل رتن بنرجی۔ اور بابو [illegible]
کے اجلاس میں پیش ہوا۔ اور از سر نو مقدمہ مذکور
میں کار روائی شروع کی گئی۔ بعد اظہار مدعا علیہ ثابت
بیان [illegible] کے ہمارے منصف مزاج مجسٹریٹ
نے وارث بنام مسماۃ [illegible] کا قبضہ [illegible]
ہے برقرار کر دیا۔ مدعا علیہ نے بڑی کوشش [illegible]
کارگر ہوا اور اوسی کے حکم سے مستغیث [illegible]
شاہ مجسٹریٹون نے مطلق توجہ نکی اور انصاف کرنیکو
ہمیشہ آمادہ ہو بیٹھے مسماۃ مغرور [illegible] پر وارث گرفتاری
ابرا ہو مدعا علیہ [illegible] اون کے [illegible] تمام شب
تمام روز اس فکر میں ہے کہ پولیس کو گرفتار کر نکال [illegible] دیا
جائے۔ کچھ مدعا علیہ کے متعدد مکانات میں [illegible]
میں [illegible] گھنٹہ دو دو گھنٹہ کے بعد [illegible]
[illegible] جو کچھ صورت [illegible] ہے۔ بیچارا [illegible]
عاشق [illegible] ہے دن کہیں رات کہیں صبح کہیں
شام کہیں۔ اس تمام [illegible] کے حملہ [illegible]
[illegible] اس کی [illegible] آرام کی نیند [illegible]
کا مطلق خیال تک نہیں ہوتا [illegible]
کا دوسرے [illegible] کا ارتکاب [illegible] ارادہ کرتا ہے [illegible]
بیچارا [illegible] ان کے نقصان کا باعث [illegible]
کا یقین ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ ان کے [illegible]
بڑی بڑی [illegible] کیوں نہیں [illegible]
کو اس حرکت ناجائز سے روکتے اور مسماۃ کو [illegible]
کر دیتے۔ کیا اس شخص [illegible] سے عدالت باز آکر مقدمہ
[illegible] ہرگز نہیں بلکہ اس سے عدالت کو [illegible]
ثبوت ان کے جرم [illegible] (باقی آئندہ)

راقم

[illegible] گر بنارسی

بغیة المحتاج ترجمة المنہاج

منہاج الطالبین جو امام شافعی رضی اللہ عنہ کے مذہب میں نہایت مستند کتاب ہے اور جسکے مصنف امام نووی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آجتک [illegible] حضرات کے فائدہ [illegible] عربی [illegible] بہرہ ور نہیں ہو سکتے تھے [illegible] کرنیکی غرض سے علما بے بہا انسان [illegible] مولانا مولوی [illegible] شیخ [illegible] صاحب [illegible] [illegible] سے سلیس [illegible] ترجمہ [illegible] خوبی کے ساتھ لکھا ہے [illegible] اپنی قوم اور ملک کے فائدہ کے خیال سے اسکی اشاعت کا انتظام کیا ہے اس کتاب کی دو جلدیں ہیں عنقریب اسکی پہلی جلد چھپکر شایع ہوگی دونوں جلدوں کی قیمت ۸ علاوہ محصول ڈاک کے [illegible] امید کہ شائقین علم فقہ بہت جلد فرمائشیں بھیجینگے ورنہ [illegible] طبع ثانی کا انتظار کرنا پڑیگا۔ المشتہر مولوی محمد عبد اللہ جیسکر [illegible] تاجران کتب مطبوعہ مصر استنبول بیروت ہندوستان [illegible]

کئی اہم ٹیلیگرامون کی اہم خبریں
جاسوسونکی رپورٹین

فرانسیسی سپاہ ازمیر فوسٹالین کے شمال مین بہرتی ہو رہی ہے

مقام ایسیا واقع الجزائر (فرانس) مین الجیزائر مخلوط گروہ کاشتکارون نے وہان کی مارکیٹ پر حملہ کر دیا۔ اشیاء خوردنی کے علاوہ نقدی پر بہی لوٹ مچائی۔ اکثر دوکان توڑ ڈالے گئے ہین۔

۱۰ر اکتوبر کی صبح کو کلیبیا واقع سسلی مین تازہ زلزلے محسوس ہوئے رعایا مین سخت انتشار برپا ہے۔

ہو اشتعال مین نے ایک بم کا گولہ داراسالم مین ایک انگریز کے کارخانے پر پہینکا۔ باورچی اور باغبان کے علاوہ تین پولیسمین (محافظ کارخانہ) مارے گئے۔ سازش کرنے والے فرار ہو گئے۔

مرحوم معزول بادشاہ شریف مکہ کی جاے پر شریف علی مقرر کیے گئے ہین۔

روسی امیر کبیر گرانڈ ڈیوک سائرل کو عہدے سے برطرف کر دیا گیا ہے۔ اس کے کل خطابات اور تمغے بہی ضبط کر لیے گئے۔ اور روس سے جلاوطن ہو جانے کا حکم ملا ہے کیونکہ اس نے مطلقہ گرانڈ ڈچیس سے بدون اجازت شادی کر لی تہی۔

جاپانیون نے ۱۰ر کو خلیج ہنوا مین امریکن سٹیمر سینٹیل کو گرفتار کر لیا ہے۔

جاپان عنقریب سپنر پالیو خالی کریگا۔ سنا جاتا ہے کہ یہہ کام ۲ ماہ مین تکمیل کو پہنچیگا۔

بیرن کا مورا جاپان مین وارد ہوا۔ شہنشاہ جاپان مین اور شہنشاہ نے خاص عنایتین مبذول کی ہین اور اسپر مسرت ظاہر کی کہ صلح خاطر خواہ طور پر تکمیل کو پہنچ گئی۔

آئیس سیاشی سفیر جاپان متعینہ پیکن خبر دیتے ہین کہ جاپانی گورنمنٹ کی جانب سے باضابطہ نامہ بذریعہ تار خبر موصول ہوئی ہے کہ معاہدہ و صلح مابین روس و جاپان گذشتہ ۱۳ر تاریخ کو مکمل ہو گیا۔ اور چین کو اس واقعہ کی اطلاع جانبین کو دیگئی۔ جاپان مین اس معاہدہ کی خبر ۱۵ر کو شایع کی گئی اور اسی تاریخ سے اسپر عملدرآمد شروع ہو گیا ہے۔

مقام ایکاٹرینوڈر (کوہ قاف) مین اماتی سپاہ تحت شورش مچا رہی ہے۔ دکانون کے دروازے توڑ ڈالے ہین۔ اور عوام کی آمد و رفت بند ہو گئی ہے ۲ ہزار تاتاریون پر سپاہ نے حملہ کر دیا۔ جانبین مین سے بہت زخمی ہوئے۔

ٹیلیگرام کو خاص بذریعہ برقی لندن سے وصول ہوئی ہے کہ ایک آرٹیکل ہندوستانیون کی حمایت مین پالیسی لارڈ کرزن کے خلاف شایع ہوا ہو جسکا منشا

یہ ہے کہ لارڈ کرزن کی ہندوستانی خیر اندیش فوجی پالیسی عرصہ دراز تک برتا جا سکتا ہے کہ اوس کو یا یورپ کی بعض یورپین زبان سے آشنا نہو۔ یا وہان کی تجارت سے اوسکو تعلق نہو تب تک اوسے داخل ہونے کی اجازت نملیگی۔

ڈنمارک کے پرنس چارلس سے ناروے کے تخت کے متعلق سلسلہ خط و کتابت جاری ہے ابتک تاج نہین دیا گیا ہے۔ رشب گذشتہ کو گورنمنٹ اور ملکی مدبرون کا ایک کانفرنس منعقد ہوا تہا۔

گذشتہ ہفتہ کی بارش نے کسانون کی حالت تشفی بخش کر دی اور جہان پہلا اسکا امکان

نامی گرامی کارخانہ عطر شہر قنوج

ہمارے کارخانہ مین ہر قسم کے روغن خوشبودار و سینٹ بیوٹر ولایتی و مربہ جات و گلقند و مشروبات خوشبودار و چوبی بہنیان و کنستر ولایتی رنگ برنگی عرق کیوڑہ و گلاب دیوہر خشک میوے وغیرہ و ہر قسم کے اشیاء خوش ذائقہ و فروہنگ برش وغیرہ قنوج کے چہپے ہوئے و روغن لازمی بال خضاب بال کالا کرنے و عرق خس لیپے منجن دندان اور ہر قسم کے مال نہایت کفایت دار ہمارے ہان مل سکتے ہین۔ درخواست آنیسے فہرست کلان مفت ارسال کیجاتی ہے تمام خط و کتابت زبان انگریزی مرہٹی گجراتی ناگری و اردو مین ہونا چاہیے۔

مختصر فہرست

عطر گلاب فی تولہ ۲ روپیہ سے ۱۵ روپیہ تک۔ روح گلاب فی تولہ ۲ روپیہ سے ۱۰ روپیہ عطر کیوڑہ و حنا و موتیا و شمامہ و چمیلی و جوہی فی تولہ ۲ روپیہ تک عطر مولسری و بیلا و خس و زعفران و پاچانک فی تولہ ۲ روپیہ تک روح خس روح پان سوتی و پیر شمامہ عطر سہاگ عطر عنبر فی تولہ ۲ روپیہ تک روغن بیلا و چمیلی و حنا و کیوڑہ و مولسری فی سیر ۲ روپیہ سے ۱۵ روپیہ تک عرق گلاب و کیوڑہ فی سیر ۲ روپیہ تک۔ پتہ محلہ پال مین میٹل ہاوس عطر فروش

کے باعث سخت تردد پیدا ہو گیا تھا اب اطمینان
حاصل ہو گیا ہے۔ تاہم وسطی راجپوتانہ اور مغربی
اضلاع کے علاوہ اضلاع متحدہ میں ابھی بھی کال کے آثار
باقی ہیں۔ نزول بارش کے آثار نظر نہیں آتے۔
راجپوتانہ میں قحط زدگان کے امدادی پیشہ میں
۴۴ ہزار آدمی کام پر لگے ہوئے ہیں۔ جن میں سے
۳۴ ہزار صرف مرواڑہ کے باشندے ہیں۔

تمو دریشی پر چارک پر لکچر دینے کے جرم میں
دہلی میں کاشی پرشاد برہمن پکڑا گیا تھا۔ غرض
کو ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۰۷ کا ملزم قرار
دیا۔ کہ عوام میں بدلی پھیلانیکی کوشش کی۔
تین برونزنگ چیلنا نکی بھی سیر کرائی۔ آخر بہت
زور دینے پر ۰۰۰ کی ضمانت پر رہا کیا گیا۔
سنتے ہیں کہ پولیس نے اوسے رہا کر دیا۔

بنگالہ میں ولایتی پارچہ سستا اور عمدہ
نہیں لیتے۔ مہنگا اور مہنگا قبول کرتے ہیں
جو خاص دیسی کہلانیکا مستحق ہے۔

ایسٹ انڈین ریلوے کے گارڈوں
نے کام شروع کر دیا۔ ان کی سب باتیں قبول
کر لی گئیں۔ ان میں سے جو گارڈ موقوف
کیا گیا تھا بحال رکھا گیا۔ حکام نے وعدہ کیا
کہ پچھلے قصور معاف۔ اگر یہ فیصلہ نہ ہوتا
تو انجن ڈرائیور بھی کام چھوڑنے والے تھے۔

امیر صاحب نے کئی ملا مقرر کئے کہ افغانستان
میں جا بجا شاہ اسلام کا رعب قایم کریں کہ
سرکاری ملا رائفل اور تلوار سے مسلح کیا گیا کہ
دورہ ملک میں حفاظت پختہ ہو۔

ڈیرہ اسمعیل خان کے ایک جینٹ ڈپٹی کمشنر بدعیانہ نے امتحان
عربی پاس کیا ۰۰۰ کا انعام پایا۔

مدراس میں پھر بارشوں سے بہت نقصان
ہوا۔ گنٹور۔ نیلگری وغیرہ میں بہت تباہی ہو گئی ہے
ریلوے بہہ گئی۔ مدراس ریلوے کا حصہ ساحل
شرقی بھی بہہ گیا۔ مالی و جانی بہت نقصان ہوا۔

فیروز پور میں فصل کپاس کو اور بعض
لائلپور میں کپاس اور کھ کو موجب نقصان پہنچا
رہا ہے۔ ضلع دہلی میں قلت چارہ کی شکایت
ہے اور ایسے ہی بعض لاہور۔ شاہپور
و میانوالی میں۔

کلکتہ میں افسوس کرتے ہیں کہ دفتر انسپکٹر
جنرل پولیس میں ورنکلر کی ۱۲ تعطیلوں کی
بجائے ۴ کر دی گئیں۔

ڈاکٹر نیر کی سفارش ہے کہ کلکتہ کے پر جوش
بازاروں میں تعزیری پولیس مقرر کریں جس سے
مسلمان مستثنیٰ رہینگے۔

غبارہ باز مسٹر سپنسر ولایت سے ایک
عظیم غبارہ لیکر ہندوستان کو آتا ہے حضور
پرنس آف ویلز اسی غبارہ میں بیٹھکر بعض
شہروں کا آسمانی نظارہ دیکھینگے۔

میونسپلٹی سیالکوٹ کی سب کمیٹی نے قرار
دیا کہ شہر پر نئی ٹیکس عاید کرنا فضول ہے۔

ناتی گنج کے متصل دامودر ندی میں معہ ۹
آدمیوں کے ایک کشتی غرق ہوئی تین بچ گئے۔

شرق بنگالہ و آسام کے نئے صوبہ کی خوشی
میں ۱۶ اکتوبر کو شیلانگ میں روشنی آتشبازی
کی گئی۔ مسٹر فولر جب یہ لفٹنٹ گورنر تمام
افسروں سے اپیل کی کہ ترقی انتظام میں [illegible]
ہوں۔ کلکتہ میں اوس روز کالی کے مندر میں ہزار
بنگالیوں نے سودیشی پر چار کے حلف اوٹھائے۔

تمام دکانیں اوس روز بند رکھی گئیں۔ ایک پائی
کا کپڑا نہیں بکا۔ جوش مخالفت ترقی پر ہے۔
اوسی روز کلکتہ میں فیڈریشن ہال کی بنیاد
رکھی گئی۔ جلسہ میں ہزاروں لوگ موجود تھے
ہر چند پولیس موجود تھی لیکن کوئی چھیڑ چھاڑ
نہیں کی گئی۔ بعض پٹھانوں نے دنگا مول لینا
چاہا لیکن کوئی قابو نہ آیا۔

معتبر ذریعہ سے سنا گیا ہے کہ انفنسٹن
کالج بمبئی کے مرحوم فارسی پروفیسر قاسم صاحب کی
جگہ بحالی کی جائیگی پر سید سراج الدین عبدالفتاح
بی۔ اے کا تقرر ہوگا۔

کلکتہ میں ولایتی پارچہ کے دیسی ہو جانیکا ۳۰ لاکھ کا
نقصان اوٹھا چکے۔ دیوالے ہو رہے ہیں۔

مشہور ناٹک نویس مسٹر ہنری ارونگ
کے جنازہ پر اتنا ہجوم تھا کہ کسی موقع پر اسکی نظیر
بمشکل ملیگی۔

مطبع حمیدیہ واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و اڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔